رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے ساٹھ روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۲۲۔ اپریل ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۰ رجب ۱۳۳۷ھ ہجری | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

ایک دو دن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمایئں۔

۲۱۔ تاریخ جناب خلیفہ رشید الدین صاحب نے بحیثیت سکرٹری پنچایت قادیان قصبہ کے دوکانداروں اور دیگر باشندوں کو جناب کمشنر صاحب و جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کے احکام امن و امان کیساتھ کاروبار جاری رکھنے کے متعلق سنائے

ہائی سکول میں طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ موجودہ رعائتوں سے فائدہ اُٹھانے کے لیے بہت سے ہندو لڑکے بھی بورڈنگ میں داخل ہو چکے ہیں جن احباب نے ابھی تک اپنے بچے نہیں بھیجے وہ جلدی بھیجیں۔

الموعظۃ الحسنہ

۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

جو شخص دنیا کو رد نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے سب سے اول دنیا کو رد کیا۔ اور آپکی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آحاضر ہوئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اول تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اول فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں۔ یاروں سے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن ان سب کا بدلا آخر کار دیتا ہے۔ ایک چوڑھے چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کیجاوے۔ تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے۔ وہ آخر کار سب کچھ دیدیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے۔ کہ جس شخص کو اور اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اترنا سخت مشکل ہے۔ اسی لئے جو ہمارے پاس آویگا۔ وہ مرکر آویگا۔ لیکن خدا اس کی قدر کریگا۔ اور وہ نہ مریگا جب تک کہ دنیا میں کامیابی نہ دیکھ لیگا۔ جو کچھ برباد کرکے آئیگا۔ خدا اُسے سب کچھ پھیر دیگا۔ لیکن ایک دنیادار قدم نہیں اُٹھا سکتا اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان خود ہی

نمداری کرتا ہے۔ کہ نام تو خدا کی طرف آنیکا کرتا ہے اور اس کی نظر اہل دنیا کی طرف ہوتی ہے۔

جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونیکی اس وقت ہے وہ بعد ازاں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن شریف میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں۔ جیسے رضی اللہ عنہم۔ لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا ان کو بھی یہ کہا گیا۔ ہرگز نہیں۔ ان کا نام ناس رکھا گیا اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں۔ کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری رشتہ دار وغیرہ سب دشمن جان ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا۔ بلکہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم مجھ کو کچھ دینا چاہتے ہو۔ اور کچھ بتوں کو تو سب کا سب بتوں کو دیدو۔ وہ اس وقت کا تخم بویا ہوا ہرگز ضائع نہیں ہوگا۔ کیا آج تک کے تجربہ نے ان لوگوں کو بتلا نہیں دیا۔ کہ یہ پودہ ضائع ہونیوالا نہیں۔ قرآن شریف احادیث صحیحہ اور نشانات آسمانی سب ہماری تائید میں ہیں اور بین طور پر سب کچھ ثابت ہو گیا ہے اب جو اس سے فائدہ نہ اٹھادے۔ وہ مورد غضب الٰہی ہے۔ خدا غفور اور کریم اور حنان اور منان ہے مگر یہ انسان کی شوخی اور بدبختی ہے۔ کہ اس کے مائدہ کو وہ رد کرتا ہے۔ اور غضب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو کب کا تباہ ہو جاتا۔ انسان کو خدا کا خوف اور ڈر رکھنا چاہیئے۔ اور برادری اور رسوم سے ڈر کر خدا کی راہ کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔ جب انسان کا معاون اور مددگار خدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اسے کوئی کمی نہیں۔ خدا داری چہ غم داری۔ اس قدر انبیاء جو آئے ہیں۔ کیا خدا نے ان سے کسی قسم کی دغا کی ہے جو اب کسی سے کریگا۔ آنحضرت صلعم کے ساتھ کیا کچھ ہوا ہر وقت جان کا خطرہ تھا ہر ایک طرف سے دھمکی ملتی تھی مگر کیا لوگوں نے اور قوم اور برادری نے آپ کو تباہ کر دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ خود تباہ ہوگئے اور آج کوئی ایک بھی نہیں جو اپنے آپ کو ابوجہل کی اولاد کہلاتا ہو۔ مگر آنحضرت کے نام لیوا اور آپ کی اولاد سے دنیا بھری پڑی ہے (جلد ۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۳۴۳)

(حضرت مسیح موعود)

لاہور کے واقعات

سٹیشن پر فوجی پہرہ لاہور ریلوے سٹیشن پر فوجی سپاہیوں کا مکمل طور پر پہرہ لگا ہوا ہے۔

گورنمنٹ کالج میں سٹرائک۔ جمعہ اور ہفتہ (۱۱-۱۲-اپریل) کے روز گورنمنٹ کالج لاہور کے تمام طلباء نے سٹرائک کی اور کوئی کالج میں نہیں گیا

ٹھنڈی سڑک کے زخمی۔ جس قدر اب تک معلوم ہوا ہے ٹھنڈی سڑک پر گذشتہ جمعہ (۱۱-اپریل) کی شب کو مفسد لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے جو بندوقیں سر کی گئیں۔ ان سے کل ۱۲ آدمی زخمی۔ اور ایک ہلاک ہوا۔

لیڈروں کی گرفتاریاں۔ لالہ دنی چند لالہ ہرکشن لال اور پنڈت رام بھجدت کو گرفتار کرکے کسی نامعلوم مقام کو بھیجدیا گیا۔

برانچ پوسٹ آفس بند۔ جس دن سے لاہور میں ہڑتال شروع ہے۔ اسی روز سے سرکاری طور پر شہر لاہور کے تمام برانچ پوسٹ آفس بند ہوگئے ہیں

کلرکوں کا جلسہ۔ ۱۳-اپریل۔ لاہور میں مختلف دفاتر کے کلرکوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ پیر (۱۴-اپریل) کو کوئی دفتر میں نہ جائے۔

لاٹ صاحب کا دربار ملتوی۔ یونیورسٹی ہال لاہور میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا جو اجلاس بروز پیر بتاریخ ۱۴-اپریل منعقد ہونیوالا تھا۔ وہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کیا گیا۔

لاہور اور امرتسر اعلان شدہ رقبہ۔ پبلک جلسوں کے متعلق نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے معلی القاب جناب گورنر جنرل با اجلاس کونسل کی پیشتر سے منظوری حاصل کرکے زیر دفعہ ۲-(۱) ایکٹ ممانعت جلسہ ہائے بغاوت اضلاع لاہور اور امرتسر کو اعلان شدہ رقبہ جات قرار دیا ہے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کا اعلان ۱۴-اپریل کو مندرجہ ذیل اعلان جناب صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے باشندگان لاہور کیلئے جاری کیا۔

پبلک کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت جلسہ ہائے باغیانہ ۱۹۱۱ء کا لاہور اور امرتسر میں عمل درآمد کر دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو وہ اور نیز کوئی اور مجمع جو ایسی کوشش کرتا ہوا پایا گیا۔ جبراً منتشر کر دیا جائیگا۔ کل امرتسر میں ایک بڑا مجمع بخلاف ورزی احکام ہوا اور جبراً منتشر کیا گیا جس میں بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔

انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ملتوی ہڑتال اور فسادات کی وجہ سے انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ جو ایسٹر کی تعطیلات میں ہونیوالا تھا ملتوی کر دیا گیا۔

صورت معاملات سول ملٹری گزٹ رقمطراز ہے۔ کہ یکشنبہ کے روز لاہور میں اداری کام جاری رہا اور ہر جگہ امن و امان رہا۔ دوکانیں بدستور بند ہیں۔ سول سٹیشن کے لئے سامان خوراک وغیرہ بمشکل دستیاب ہوتا تھا۔ اور بہت مہنگا تھا۔ اور گرد و نواح کے مواضعات سے منگانا پڑا یکشنبہ کے روز ایک بجے بعد دوپہر سے کچھ پہلے صاحب ڈپٹی کمشنر نے چند وارڈ کمشنروں۔ اور جماعتوں کے لیڈروں کو تار گھر میں طلب کیا۔ اور ان سے کہا کہ وہ ۴ بجے شام سے پہلے دوکانیں کھلوانے کے لئے اپنے رسوخ کو استعمال کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو فوجی حکام کو موجودہ صورت معاملات کے متعلق جس طرح وہ مناسب خیال کریں کارروائی کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائیگا۔ ہفتہ کی شام کو شملہ کی تاریں کاٹ دیگئیں اور ٹیلیگراف اور ٹیلیفون سلسلہ خبر رسانی ناممکن تھا

امرتسر اور لاہور کے درمیان سلسلہ تار بند تار گھر والوں نے امرتسر اور لاہور کے درمیان تاریں یعنی بند کر دی ہیں۔

دیانند کالج کے طلباء کی روزانہ حاضری ایک فوجی اعلان اس امر کے متعلق ہوا ہے۔ کہ دیانند کالج کے تمام طلباء بریڈلا ہال میں افسر کمانڈنگ افواج کو روزانہ اوقات ذیل میں اپنی حاضری کی رپورٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۲ اپریل ۱۹۱۹ء

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار
(۱)

مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے اس دفعہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے متعلق یہ نہایت درست کہا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسر کی گلیوں میں بیشک کہتا پھرے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ مگر ان سے جاکر پوچھو۔ جن پر گذر رہی ہے۔ وہ تمہیں بتائیں گے۔ کہ وہ باتیں جن کی ایک عرصہ قبل حضرت مسیح موعود نے اطلاع دی تھی کیسی صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔

چنانچہ حضرت اقدس کی وہ پیشگوئی جو جنگِ یورپ کے متعلق تھی۔ اور جس میں زار روس کی حالت زار ہونے کی اطلاع کھلے الفاظ میں دیگئی تھی ظہور میں آئی اور ایسی صفائی کے ساتھ ظہور میں آئی۔ کہ کسی سمجھدار کو اس سے انکار کرنے کی گنجائش نہ رہی۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسر میں بیٹھا ہوا اس لئے اسکی صداقت سے انکار کرتا ہے۔ کہ اس میں تو "زلزلہ" کے آنے کی خبر دیگئی تھی نہ کہ جنگ کی۔ اس لئے زار کی حالت زار ہو جانے کے باوجود یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی چنانچہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۱۹ء کے اہلحدیث میں حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جس پیشگوئی میں یہ مصرعہ ہے ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

سب زلزلہ کا ذکر ہے۔ جنگ کا نہیں مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ ایک زلزلہ ایسا آئیگا۔ کہ دنیا کو تہ و بالا کردے گا۔ اس وقت تکلیف ایسی شدید ہوگی۔ کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس بات کے تسلیم کرنے سے تو انکار نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ گھڑی دنیا میں ضرور آئی جس میں زار کی حالت زار ہو گئی اور حضرت مرزا صاحب کے یہ الفاظ حرف بحرف پورے ہوگئے کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا۔ اس گھڑی باحالِ زار"

لیکن چونکہ یہ زار کے باحالِ زار ہونے کی گھڑی زلزلہ کی وجہ سے نہیں آئی۔ بلکہ جنگ کی وجہ سے آئی ہے۔ اس لئے پیشگوئی سچی نہیں ہے۔ گویا اگر لفظ "زلزلہ" کی بجائے "جنگ" کا لفظ ہوتا۔ تو پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس پیشگوئی کے صحیح اور درست سمجھنے میں ذرا بھی توقف نہ ہوتا

ہماری طرف سے اس لچر اعتراض کا کئی بار جواب دیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ اعتراض یا تو محض ضد اور تعصب کی وجہ سے یا اردو زبان کی ناواقفیت کے باعث کیا جاتا ہے کیونکہ اردو کے ماہرین بھی "زلزلہ" بمعنی "جنگ" عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ اردو زبان کے مسلم الثبوت استاد میر انیس لکھنوی کا ایک شعر ہے ؎

اُٹھ کر زمیں پہ بیٹھ گئی زلزلہ میں گرد
تیغوں کی آنچ دیکھ کے بھاگی ہوا سرد

اس میں زلزلہ بمعنی جنگ استعمال کیا گیا ہے اور ہر ایک وہ شخص جو اس شعر کا مطلب سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ نہایت آسانی کے ساتھ بتا سکتا ہے۔ کہ اس میں زلزلہ سے مراد بھونچال نہیں۔ بلکہ جنگ ہے۔

اسی کی تائید میں ہم ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ "انجمن ترقی اردو" کی زیر سرپرستی لائف آف نپولین کا جو اردو ترجمہ چھپا ہے۔ اسکی تیسری جلد کے صفحہ ۳۸ پر اسپین کے بادشاہ چارلس رابع کے یہ الفاظ درج کرنے کے بعد کہ

"میری تو خوب لطف سے زندگی بسر ہوتی ہے یعنی صبح ہوتے ہی چاہے جاڑے کا موسم ہو۔ یا گرمی کا میں شکار کھیلنے کو نکل جاتا ہوں اور دوپہر تک شکار کھیلتا رہتا ہوں پھر کھانا کھاتا ہوں اور فوراً اسکو چل دیتا ہوں اور شام تک شکار کھیلتا رہتا ہوں اتنے میں گوڈوی آکر مختصر طور پر معاملات کی رپورٹ کردیتا ہے۔ اور میں سو رہتا ہوں۔ اور صبح ہوتے ہی پھر شکار کو چلا جاتا ہوں"

اسکے بعد اسپین کی حالت کا بایں الفاظ ذکر کیا گیا ہے:

"غور کرنیکا مقام ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں۔ جبکہ زلزلہ کی حالت سے تمام یورپ میرنگو آسٹرلٹز۔ جینا۔ آرسٹڈ۔ ایلا۔ اور فریڈ لینڈ کے توپخانوں کی گرج سے متزلزل ہو رہا تھا اسپین کے بادشاہ اور اس کے انتظام کا یہ حال تھا"

مذکورہ بالا عبارت میں "زلزلہ" کا لفظ نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ جنگ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔ علاوہ ان کے اردو کی مشہور لغت فرہنگ آصفیہ میں زلزلہ کے معنی صرف بھونچال کے نہیں لکھے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ تہلکہ پڑ جانا یعنی عام ہل چل کو بھی زلزلہ کہتے ہیں۔

پس جبکہ اردو زبان میں زلزلہ بمعنی جنگ عام طور پر بولا جاتا ہے۔ اور اردو کے ماہرین اسے جنگ کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں تو پھر یہ کہنا "جس پیشگوئی میں یہ مصرعہ ہے۔ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

(اس میں) سب زلزلہ کا ذکر ہے۔ جنگ کا نہیں" کیسی جہالت اور نادانی ہے۔ پیشگوئی میں بیان

الفاظ یہ ہیں۔

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلینگی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا ۔ تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

اس میں بیشک زلزلہ کا لفظ ہے ۔ لیکن اس کی وجہ سے کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا ۔ کہ اس سے مراد بھونچال ہے ۔ جنگ نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ اول تو جیسا کہ ہم اردو کی مثالیں دیکر ثابت کر چکے ہیں زلزلہ کے معنی جنگ کے ہوتے ہیں ۔ دوسرے پیشگوئی میں جو علامتیں بیان کی گئی ہیں ۔ ان سے ظاہر ہے ۔ کہ یہاں زلزلہ سے مراد جنگ ہی ہے کیونکہ پیشگوئی میں ایک ایسے زلزلہ کی خبر دیگئی ہے جس کا اثر تمام دنیا تک پہنچیگا ۔ اور ہر ایک چیز اس سے متاثر ہوگی ۔ نہ اس کے اثر سے شہر بچینگے ۔ نہ دیہات نہ جنگل بچینگے نہ پہاڑ نہ سمندر بچینگے نہ مرغزار نہ انسان بچینگے نہ حیوان نہ چرند بچینگے نہ پرند چنانچہ اس جنگ کی وجہ سے جس کے دوران میں زار باحال زار ہوا ۔ ایسا ہی ہوا کہ ہر ایک چیز پر خواہ وہ جاندار تھی یا بیجان اثر پڑا اور بعینہ وہ نقشہ دنیا کے سامنے آگیا ۔ جو اس پیشگوئی میں کھینچا گیا ہے ۔ پس جبکہ ایک طرف یہ بات ثابت ہے ۔ کہ زلزلہ جنگ کو کہتے ہیں ۔ اور دوسری طرف جنگ نے واقعہ ہوکر پیشگوئی کی ساری علامات کو پورا کر دیا ہے تو پھر زار روس کے باحال زار ہونے کو پیشگوئی کے مطابق تسلیم کرنے سے اس لئے انکار کرنا کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا لفظ ہے جنگ کا نہیں ۔ حد درجہ کی ہٹ دھرمی اور کوڑ مغزی کا ثبوت دینا ہے ۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ یہ جنگ ایسی جنگ تھی جس میں تمام وہ باتیں پائی گئیں ۔ جو زلزلہ یعنی بھونچال میں پائی جاتی ہیں چنانچہ جب جرمنوں نے آرمنٹیر اور سینز کے ابین حملہ کیا ۔ تو اس کے متعلق ریوٹر نے ان الفاظ اطلاع دی تھی کہ

"گولہ باری اس قدر شدید ہے کہ زمین کانپ رہی ہے ۔ اور زلزلہ کا ایک غیر منقطع سلسلہ محسوس ہو رہا ہے"۔

پھر امریکہ کے محکمہ تحقیقات زلازل کے انچارج پروفیسر جان رے کرشن نے شائع کیا تھا کہ جرمن کی ۸۰ میل مار کرنے والی توپ کے دھماکے جن سے پیرس پر گولہ باری کی جا رہی تھی ۔ امریکہ میں بھی محسوس ہوئے تھے ۔ اور ان دھماکوں سے زلزلہ کے جھٹکوں کا پتہ دینے والی سوئی کے اس سیاہ کاغذ پر چھوٹے چھوٹے نقطے پڑ گئے تھے جو بھونچال کے جھٹکوں کا پتہ لگانے کے لئے ایک بیلن پر لگا ہوا ہوتا ہے۔

ان شہادتوں سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ اس جنگ پر زلزلہ کا لفظ یعنی بھونچال بھی نہایت صفائی کے ساتھ بولا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ جس طرح بھونچال سے زمین لرزتی اور کانپتی ہے اسی طرح اس جنگ میں کانپتی رہی ہے ۔ اور جس طرح بھونچال سے زمین زیر و زبر ہو جاتی ہے اسیطرح اس جنگ سے ہوتی رہی ہے ۔ سیزموگراف آلات جن سے بھونچال کا پتہ لگایا جاتا ہے ۔ ان پر جنگی کارروائیوں کی وجہ سے ایسی ہی علامات اور نشانات ظاہر ہوتے رہے ہیں جیسے بھونچال کی وجہ سے ہوتے ہیں ۔ پس اگر یہی مان لیا جائے کہ جس پیشگوئی میں یہ مصرعہ ہے ۔ کہ ع

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

اس میں سب زلزلہ یعنی بھونچال کا ذکر ہے جنگ کا نہیں ۔ تو بھی ہم کہتے ہیں ۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ذرا بھی کمی نہیں رہ گئی ۔ کیونکہ یہ جنگ ایسی جنگ ہوئی ہے ۔ کہ جو زلزلہ یعنی بھونچال کی پوری پوری حقیقت بھی اپنے اندر رکھتی تھی پس کوئی معمولی سے معمولی عقل کا انسان بھی ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

کی صداقت کا اس لئے انکار نہیں کر سکتا کہ جس پیشگوئی میں یہ خبر دیگئی ہے ۔ اس میں زلزلہ یعنی بھونچال کا ذکر ہے ۔ اور وہ چونکہ آیا نہیں ۔ اس لئے زار کے باحال زار ہونے سے یہ پوری نہیں ہوئی لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب آئے دن کوئی معقول عذر نہ ہونے کی وجہ سے ناواقف اور عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہی نہایت بودا اور کمزور عذر پیش کرتے رہتے ہیں ۔ کہ اس پیشگوئی میں بھونچال کا ذکر ہے ۔ اور وہ آیا نہیں ۔ اس لئے وہ پوری نہیں ہوئی ۔

امید ہے ۔ کہ ہماری اس تشریح کے بعد کوئی سمجھدار ان کی دھوکہ دہی کا شکار نہیں ہوگا ۔ فی الحال ہم اس پیشگوئی کے جواب پر اکتفا کرتے ہیں ۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ ان پیشگوئیوں کے متعلق لکھیں گے جن پر اپنے مضمون میں انہوں نے اعتراض کیا ہے ۔

امید ہے ۔ کہ سمجھدار اصحاب پر واضح ہو جائیگا ۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب محض ضد اور تعصب یا بے علمی سے اعتراض کرتے ہیں ۔ ورنہ درحقیقت وہ پیشگوئیاں نہایت صفائی کیساتھ پوری ہوئی ہیں ۔

رسالہ اصلاح کے ایک اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعود کے مثیل عیسیٰ ہونیکا ثبوت

ایڈیٹر صاحب رسالہ اصلاح نے بحوالہ مسند احمد بن حنبل وغیرہ محدثین اہلسنت ایک حدیث لکھی ہے جسکا مطلب ہے کہ جناب علی علیہ السلام علم میں حضرت آدم کے مثیل ہیں۔ اور تقویٰ میں حضرت نوح کے اور حلم میں حضرت ابراہیم کے اور رعب میں حضرت موسیٰ کے اور عبادت میں حضرت عیسیٰ کے مثیل ہیں۔

"پھر مرزا صاحب کیونکر مثیل حضرت عیسیٰ ہو سکتے ہیں۔ کیا دوبارہ دفعہ حضرت عیسیٰ کا مثیل آئیگا؟

"چونکہ آنحضرت خاتم الانبیاء تھے۔ اس لئے آپ کی امداد کے لئے وہ شخص بھیجا جس میں پانچ نبیوں کی مماثلت تھی۔ کیونکہ اسلام کی ابتداء تھی۔ اور اب جو قریب قیامت مہدی آخرالزمان کا ظہور ہوگا۔ تو انکی تائید اور نصرت کے لئے خود حضرت عیسیٰ تشریف لائیں گے۔ کہ حجت خدا پورے طور پر تمام ہو جائے۔ نہ مثیل حضرت عیسیٰ کہ وہ تو آچکے۔ اور اپنا کام کر چکے۔ اور سب نے دیکھ لیا۔ کہ جو عمل حضرت عیسیٰ کے ساتھ یہود نے کیا۔ وہی عمل جناب امیر کے ساتھ کیا گیا"

(اصلاح جلد ۶ صفحہ ۱ بابت ماہ شوال سنہ ۱۳۳۷ھ)

احمدی۔ حضرت علی علیہ السلام کو جس طرح حدیث اہلسنت مذکورہ بالا میں بہ لحاظ کثرت عبادت مثیل عیسیٰ کہا گیا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث اہلسنت میں انکو مثیل عیسیٰ بہ لحاظ اس افراط و تفریط کے بھی کہا گیا ہے۔ جو شیعہ ان کی محبت میں غلو کرنے سے یا خوارج انکی عداوت میں حد سے گذر جانے میں روا رکھتے ہیں۔

دوسری اہلسنت کی کتابوں میں ابوذر رضی اللہ عنہ کو بھی مثیل عیسیٰ کہا گیا ہے۔ بلحاظ ان کے کمال زہد و کم رغبتی کے لذائذ دنیوی سے۔ دیکھو مشکوۃ باب جامع المناقب۔ اب جبکہ رسول صلعم کی زندگی میں ایک چھوڑ دو مثیل عیسیٰ موجود تھے۔ تو تیرہ سو برس کے بعد موجودہ زمانہ میں جب کہ صلیب پرستی کو عروج و رونق بدرجہ کمال حاصل ہے۔ اور بالمقابل اس کے اسلام برائے نام رہگیا ہے۔ کسی مثیل عیسیٰ کے مبعوث ہونے کو کیوں بنظر استعجاب و استبعاد دیکھا جاتا ہے؟

پھر حدیث اہلسنت کی بنا پر کہنے کو تو کہدیا کہ پہلے بھی ایک مثیل آیا۔ تو کیا دوسری دفعہ بھی مثیل ہی آئیگا لیکن اپنی حدیثوں کی شاید ان کو خبر نہیں ہے۔ جن سے مہدی آخرالزماں کا مثیل عیسیٰ ہونا صاف و صریح طور پر ثابت ہے۔ مثال کے طور پر میں ذیل میں چند ایک حوالے عرض کر دیتا ہوں۔ شاید ان کو یا ان کے مداحوں کو بصیرت نصیب ہو جائے۔

اول۔ وہ حدیث ہے۔ جو بحوالہ کتاب مستطاب شیعہ منتخب البصائر امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفضل بن عمر سے مروی ہے۔ اور خاتم المحدثین ملا باقر مجلسی نے اپنی آخری تصنیف حق الیقین میں درج کی ہے۔ اس کے اندر ایک فقرہ یہ ہے۔

"ودر تمام آں روز حضرت صاحب پشت بکعبہ دادہ گوید ہر کہ خواہد نظر کند بآدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون پس نظر کند بمن کہ علم ہمہ نزد من است آنچہ آنہا مصلحت ندانستند و خبر نہ دادند من خبرے دہم" الخ حق الیقین فارسی مطبوعہ ایران۔ صفحہ ۱۴۲ باب در بیان رجعت

دوم۔ یہی حدیث ملا باقر مجلسی کے رسالہ جزیرۂ خضرا میں مرقوم ہے۔ اور اس کے اندر فقرہ مذکور بدیں الفاظ ہے۔

"ودر تمام آں روز حضرت صاحب الامر پشت بکعبہ دادہ گوید ہر کہ خواہد کہ نظر کند بآدم و شیث و نوح و سام۔ و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون پس نظر کند بمن کہ علم و کمال ہمہ بامن است۔ و ہر کہ خواہد نظر کند بمحمد و علی و حسن حسین و ائمہ از ذریت حسین پس نظر کند بمن۔ و آنچہ خواہد از من سوال کند کہ علم ہمہ نزد من است" دیکھو رسالہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض مطبوعہ مطبع جعفری لکھنؤ۔ صفحہ ۳۱

یعنی وہ تمام دن مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ سے پیٹھ لگا کر فرماتے رہیں گے۔ کہ جو کوئی دیکھنا چاہے آدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمٰعیل و موسیٰ و یوشع و عیسیٰ و شمعون کو وہ دیکھے مجھکو کہ سب کے علم و کمال میرے ساتھ ہیں۔ اور جو دیکھنا چاہے محمد صلعم و جناب علی و حسن اور حسین کی ذریت والے اماموں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو۔ پس وہ مجھکو دیکھے۔ اور جو دل چاہے مجھ سے سوال کرے۔ کہ سب کے علوم میرے پاس ہیں۔

سوم۔ آپ کی کتابوں میں جو القاب مہدی آخرالزماں کے مرقوم ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مسیح الزماں بھی ہے دیکھو کتاب نجم الثاقب فاضل اجل میرزا حسین النوری الطبرسی لقب صدوسی و سیم۔ ان صریح اور مفصل دلائل کے ہوتے ہوئے خدا جانے ایڈیٹر صاحب اصلاح کیوں مدعی مہدویت آخرالزماں کے حق میں مثیل عیسیٰ کہلانے پر معترض ہو رہے ہیں۔ لیکن جو شخص کہ ان حدیثوں کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کریگا اس کو خود معترض پر اس سے بھی زیادہ تعجب آئیگا۔

ہاں یہ دوسری بات ہے کہ ان کو اپنے ائمہ کرام اور انکی احادیث پر صدق دل سے یقین نہ ہو۔ اگر یقین ہے تو جس طرح حضرت میرزا صاحب کے متعلق مثیل عیسیٰ ہونے پر اعتراض ہے۔ اسی طرح ہمکو بھی حق حاصل ہے۔ کہ ان سے دریافت کریں کہ جب ایک دفعہ امت محمدیہ میں جناب علی یا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مثیل عیسیٰ ہو گذرے ہیں۔ تو پھر ان کے مہدی آخرالزماں بھی کس طرح عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کرام کے مثیل ہو کر آسکتے ہیں؟ اگر یقین نہیں ہے۔ تو اپنے اماموں سے دریافت کرتے پھریں۔ جنہوں نے مہدی آخرالزماں کو مثیل عیسیٰ و مثیل دیگر انبیاء علیہم السلام ظاہر فرمایا ہے ان کے دیگر القاب میں سے خاص کر

اپیل بخدمت احمدی برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ہائی سکول آپ کی اولاد کے لئے۔ اور ان کے ذریعہ آپ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ لیکن اگر آپ نے اپنے بچوں کو یہاں نہ بھیجا تو خواہ اس میں اور طلباء کتنے ہی کثیر تعداد میں کیوں نہ جمع ہو جائیں۔ اس کے قائم کرنے کی غرض پوری نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسکو مالی طور پر پہلے سے بہت زیادہ ترقی حاصل ہے۔ جب اہل پیغام یہاں سے تشریف لے گئے تھے اسوقت اسکو گورنمنٹ ایڈ جو بڑی سے بڑی مل رہی تھی وہ ۲۹۲ روپیہ تھی۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۲۵ روپیہ ماہوار کے قریب ملتی ہے پھر لڑکوں کی بڑی سے بڑی تعداد اس زمانہ کی ۲۰۳ تھی اور اب ۵۰۴ کے قریب ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ باوجود اس امر کے مدرسہ کی غرض قیام پوری نہیں ہوئی جو یہ ہے کہ احمدی بچوں کی تعداد اس میں کوئی معتدبہ ترقی نہیں ہوئی۔ مدرسہ احمدیوں کا ہے مکان احمدیوں کا انتظام احمدیوں کا۔ اور بڑی غرض یہ تھی کہ بہت بڑا فائدہ احمدی قوم کو پہنچے۔ لیکن ابھی تک دوستوں نے اس طرف توجہ بہت کم فرمائی ہے۔ خرچ کے سوال کا جواب میرے پاس ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ سلسلہ کے ہر ایک کام کے لئے جماعت کو قربانی کی ضرورت ہے۔ اس لئے مدرسہ کیلئے بھی تھوڑی سی قربانی کی ضرورت ہے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں یہی اصل کام کر رہا ہے۔ جہاں کہیں سے فائدہ اٹھانے کی امید ہوتی ہے۔ اور کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ وہاں قربانی لازمی امر کے طور پر لگی ہوئی ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے صدر انجمن کے ممبران کے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ قوم کے بچوں کے اخراجات میں جہانتک ممکن ہو سکے کمی کیجاوے۔ تاکہ احمدی بچے یہاں زیادہ تعداد میں آ سکیں۔ اور والدین پر زیادہ بار بھی نہ ہو اور صرف اتنا ہی یا اس سے بھی کم خرچ پر یہاں وہ تمام فوائد حاصل ہو سکیں جو قادیان سے باہر میسر ہونے مشکل ہیں۔ کیونکہ یہاں صرف دنیوی تعلیم نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہی ہوتی تو باہر کے سکول کافی تھے۔ بلکہ روحانی تعلیم۔ کیرکٹر اور اخلاق کا سوال ہے۔ اس لئے اس خرچ کے سوال کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے انجمن نے اپنے خزانہ سے فیس مدرسہ بورڈران کے ادا کر دینیکا وعدہ فرما لیا ہے۔ کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ احباب توجہ فرماویں گے۔ بالآخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ بیرونجات سے اور اردگرد کے دیہات سے بہت سے طالبعلم آ گئے ہیں۔ اور سکول اور بورڈنگ ہر دو میں جگہ کی بہت قلت محسوس ہو رہی ہے اگر میرے احمدی احباب اپنے کسی عزیز کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد بھیجدیں۔ ایسا نہ ہو کہ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہو۔

خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

لاہور اور امرتسر کے فساد

مذکورہ بالا مقامات میں جو فساد ہوئے ہیں ان کے متعلق ۱۰-اپریل سے لیکر ۱۲ تک کی مندرجہ ذیل سرکاری رپورٹ جو ہیں شائع ہوئی ہے

۱۰-اپریل کو علی الصباح تحفظ ہند ضوابط کے مطابق ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ اور ستیہ پال امرتسر کے دو ایجی ٹیٹروں پر حکم کی تعمیل ہوئی جن کی گذشتہ چند ہفتوں کی تقریریں اور مستعدیاں امرتسر میں عام بے چینی پھیلانے کا موجب ہوئی تھیں۔ اور یہ موٹر اور ریلوے ٹرین کے ذریعہ سے ۱ بجے قبل دوپہر کے امرتسر سے باہر منتقل کر دیئے گئے۔ ان گرفتاریوں کی خبر فوراً شہر میں پھیل گئی۔ اس پر ایک بہت بڑے مجمع نے جس کے افراد کی تعداد دس یا ۲۰ ہزار ہوگی فراہم ہو کر سول لائنز پر یورش کی کوشش کی۔ ریل پر ہجوم نے منتشر ہونے یا واپس جانے سے انکار کر دیا بلکہ پکٹ (دستہ) پر پتھر پھینکنے لگا۔ حتیٰ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فائر کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح مجمع سول لائنز کی طرف بڑھنے کے ارادہ میں ناکام رہکر شہر کی طرف مڑا اور دو حصص پر منقسم ہو گیا۔ پہلا حصہ چوبی چھڑیوں اور اسی قسم کے دیگر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ریلوے سٹیشن پر حملہ آور ہوا۔ جہاں اس نے مال گودام کے شیڈ کا ایک حصہ جلا دیا۔ ایک ریلوے سارجنٹ رابنسن نامی کو جس نے ہجوم کو بڑھنے سے روکنے کا اقدام کیا تھا۔ مار ڈالا۔ بہرکیف وہاں کی فوج و پولیس خود ریلوے سٹیشن کو کسی قسم کے نقصان و ضرر سے محفوظ و مصئون رکھنے میں کامیاب ہوئی۔ جبکہ ریلوی سٹیشن پر یہ واقعات ظہور پذیر ہو رہے تھے۔ ہجوم کے دوسرے حصہ نے شہر کے ٹاؤن ہال بنکوں اور بعض دیگر عمارات کو حملہ کر کے جلا دیا۔ نیشنل بنک کے انگریز افسر میسرز سٹوارٹ و کاٹ اور الائنس بنک کا ایک افسر مسٹر ٹامسن بے دردی سے مارے گئے شہر کے یورپین اصحاب سارجنٹ رالنگز کے سوا مفسدین سے بچ گئے۔ سارجنٹ رالنگز جبکہ قلعہ کو جا رہے تھے ہجوم نے انہیں روک کر مغلوب کر لیا۔ مفسدین کے دیگر چھوٹے چھوٹے گروہوں نے جدا ہو کر مستقل ریلوے راستہ کو اکھاڑ دینے کی کوشش کی اور مین (بڑی) لائن کے سٹیشن چھہرٹہ اور پٹی قصور لائن کے سٹیشن بھگتانوالہ کو تباہ کر ڈالا۔ ۱۰-اپریل کو ٹرینوں کے اوقات میں چند گھنٹوں کا توقف ہوا۔ لیکن دوسرے روز بڑی لائن پر معمولی ٹریفک ٹرینوں کی آمد و رفت بحال ہو گئی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ مقامی سپاہ و پولیس نے گورکھا سپاہیوں کی ایک کمپنی کی کمک سے جو اسوقت ریلوے ٹرین میں امرتسر سے گذر رہی تھی۔ سول لائن کو مفسدوں کے حملہ سے بچایا۔ نیز ریلوے سٹیشن اور اہم ناکوں پر امن و امان بحال کر دیا۔ شام کو مزید فوجی کمک امرتسر میں پہنچ گئی۔ اور شب ہوتے ہی

ہجوم کو حدود شہر کے اندر عملاً محصور کر لیا۔ دوسرے روز سپاہ کے دستے بلامزاحمت شہر کے اندر داخل ہوئے۔ مجمع کے کل مقتولین کی تعداد اس وقت بیس اور تیس کے مابین اندازہ کی جاتی ہے۔ مقتولین کے ورثاء کو لاشوں کو ان شرائط کے مطابق بیرون از شہر جلانے یا دبانے کی اجازت دیگئی جو صاحب ڈپٹی کمشنر نے تجویز کی تھیں۔ صاحب موصوف ۱۰۔اپریل کی شام کو امرتسر پہنچ گئے تھے ایسے ہی ہنگامے نسبتاً کم نقصانات کے ساتھ لاہور میں ظہور پذیر ہوئے۔ ۱۰۔اپریل کے ہنگامے کی خبر لاہور میں پہنچنے پر شہر اور اس کے نواح میں دوکانیں جلد ہی بند ہوگئیں۔ اور ایک پرشور گروہ نے سول لائنز میں جانے کی کوشش کی۔ پولیس کے چھوٹے سے دستہ نے ہائیکورٹ کے متصل جو روکنے کی کوشش کی۔ مگر مجمع برابر آگے بڑھنے پر مصر تھا۔ جسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے بندوقوں کے فائروں سے منتشر کیا گیا۔ بعدہٗ شام کو لوہاری دروازہ کے اندر ایک مفسدانہ مجمع پر جس نے پولیس پر اینٹ پتھر پھینکے تھے فائر کرنے پر مجبور ہوئی۔ اس دن کے فائروں سے دو آدمی مقتول اور تقریباً ۲۰ آدمی زخمی ہوئے۔

اس قسم کے مزید سوانحات روکنے کیلئے فوجی طور پر احتیاطیں کی گئیں۔ ۱۱۔اپریل کو لاہور و امرتسر میں ہجوم و پولیس و سپاہ میں کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ گو دوکانیں بدستور بند رہیں۔ ۱۲۔اپریل کی صبح کو فوج شہر لاہور سے گذری اور بعض ممتاز مقامات پر متعین کر دیگئی۔ صرف ایک مقام پر مجمع سپاہ کے گذرنے پر مزاحم ہوا اور سپاہ پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور پولیس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے بندوقوں کی چند گولیوں کے ساتھ مجمع کو منتشر کر دیا۔ ہجوم کے دو آدمی ہلاک اور اتنے ہی زخمی ہوئے۔ امرتسر میں یہ روز امن وامان سے گذرا۔ فوج نے شہر کے گرد اور اس کے اندر گشت کر کے بازاروں کو لوگوں سے تقریباً خالی پایا۔

مختلف فسادات کے مستند حالات

قصور کے فسادات کے حالات۔ ۱۲۔اپریل کو فیروزپور سے آنے والی صبح کی ٹرین کو قصور سٹیشن سے باہر قریباً ایک ہزار بلوائیوں کے ہجوم نے جن میں سے اکثر لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ روک لیا اور لوٹ لیا۔ دو یورپین اصحاب یعنی آنریری لفٹنٹ سلیبی آف آرڈیننس اور سارجنٹ روسٹن مارے گئے اور ایک اور یورپین مجروح ہوا۔ ٹرین کو لوٹنے اور سٹیشن کو سخت نقصان پہنچانے کے بعد بلوائیوں نے ڈاکخانہ کو جلا دیا۔ اور تحصیل پر حملہ کیا۔ لیکن اس حملہ کو پولیس نے پسپا کر دیا۔ چنانچہ ایک بلوائی ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔ چند گرفتاریاں بھی کی گئیں۔

دیگر سٹیشنوں پر حملے۔ اسی روز امرتسر اور قصور لائن پر واقع کئی سٹیشنوں پر حملے کئے گئے کھیم کرن سٹیشن لوٹ لیا گیا۔ اور ترنتارن میں خزانہ پر ناکامیاب حملہ کیا گیا۔ ان فسادات کے نتیجہ کے طور پر ایک متحرک دستہ فوج کو معہ ایک توپ کے قصور سے مانجھا میں ہوتے ہوئے امرتسر تک بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ دستہ یکشنبہ یعنی ۱۳ اپریل کی صبح کو روانہ ہوا۔ اور کھیم کرن میں پہنچ گیا۔

مغویانہ مجالس کی ممانعت کے قانون کا نفاذ ۱۳۔اپریل کو بروز یکشنبہ مغویانہ مجالس کی ممانعت کا قانون ۱۹۱۱ء اضلاع لاہور و امرتسر میں نافذ کیا گیا۔ اور ان علاقوں کو قانون کے ماتحت اعلان شدہ علاقہ جات قرار دیا گیا۔ اس کارروائی کا نتیجہ ہے کہ ہر ایک معاملہ پر جس سے کہ پبلک میں جوش یا بدامنی پھیلنے کا احتمال ہو بحث کرنے کے لئے پبلک جلسہ کا سوائے اجازت کے منعقد کیا جانا ممنوع قرار دیا گیا۔

خلاف قانون جلسے منتشر کئے گئے۔ امرتسر میں تمام جلسوں کی ممانعت کی گئی تھی۔ لیکن باوجود اس ممانعت کے شام کے وقت ایک جلسہ کے منعقد کئے جانے کا اعلان کیا گیا جسے ہندوستانی سپاہیوں کی ایک چھوٹی سی فوج نے جو ۲/۹ گورکھا پلٹن ۲۵ ویں سکھ پلٹن اور ۵۹ سندھ رائفلز کے دستوں پر مشتمل تھی منتشر کر دیا۔ جس پر بہت بھاری نقصان ہوا۔ لیکن اس وقت سے شہر میں امن و امان ہے۔ اور امید ہے کہ ۱۷۔اپریل کو دوکانیں کھل جائینگی۔

ریلوے لائن کو نقصان ۱۳۔اپریل کو امرتسر و لاہور کے درمیان مختلف جگہوں پر ریلوے لائن کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور کچھ عرصہ کے لئے سلسلہ آمدورفت کا رکا رہا۔

لاہور میں گرفتاریاں۔ ۱۴۔اپریل کی صبح کو چند اشخاص کو جو لاہور شہر کے واقعات کے سرکردہ تھے قانون تحفظ ہند کے ماتحت احکامات دیئے گئے اور انھیں ایک ایسی جگہ پہنچا دیا گیا۔ جو ظاہر نہیں کیگئی۔ اس واقعہ نے [illegible] اس سے ایک روز پہلے امرتسر میں جو کچھ واقعہ ہوا تھا۔ اسکی وجہ سے شہر میں بہت کم حرکت پیدا کی۔

گوجرانوالہ میں بلوہ۔ ۱۴۔اپریل کو گوجرانوالہ میں بلوہ ہوا۔ اور یورپین اور امریکن باشندوں کے متعلق کچھ تشویش محسوس کیجاتی تھی۔ سول سٹیشن اور گرجا گھر نیز ریلوے کا بہت سامان جلا دیا گیا۔ تمام امریکن پادری سیالکوٹ بھیجدئے گئے تھے۔ اور یورپین آبادی خزانہ میں پناہ گزین ہوئی۔ جہاں پولیس گارد کی مدد سے انھوں نے بڑی کامیابی سے بلوائیوں کے خلاف اس جگہ کی حفاظت کی۔ لاہور سے ایک ہوائی جہاز بھیجا گیا جو قریباً ۳ بجے پہنچ گیا۔ اور اس نے بم گرائے جن سے متعدد اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ ۱۵۔اپریل کی صبح کو یہ ہوائی جہاز پھر گیا معلوم ہوا ہے کہ کرنیل او برائن ڈپٹی کمشنر نے متعدد سرغنہ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ ۱۵۔اپریل کی سہ پہر کو فوجی سپاہیوں کا ایک دستہ باہر بھیجا گیا۔ اور وہ قریباً ۲۰ گرفتار شدہ

آدمیوں کو لاہور میں لے آیا ہے۔

ریلوے سٹرائک کی دھمکی - ۱۴ اپریل کو وہ ریلوے سٹرائک جس کی دھمکی دیگئی تھی۔ دہلی بھٹنڈہ اور دیگر جگہ شروع ہوئی۔ لیکن جہانتک تحقیق ہوا ہے۔ یہ سٹرائک پھیلی نہیں۔ اور اکثر مقامات میں جہاں یہ شروع ہوئی تھی۔ ختم ہو گئی ہے۔

تاریں کاٹ دیگئیں - ٹیلیگراف تاریں بدستور کاٹی جاتی رہیں۔ لیکن محکمہ تار کے افسران تھوڑے سے وقفہ کے بعد لائنوں کو بحال کرنے میں عموماً کامیاب ہوئے۔

ہوائی جہازوں کے ذریعہ بموں کا استعمال ہوائی جہازوں کے ذریعہ بموں کے استعمال کی وجہ سے قدرتی طور پر کئی افواہیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس وقت تک صرف گوجرانوالہ میں بم استعمال کئے گئے ہیں۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا اور اس قسم کی جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ لاہور اور امرتسر پر بم پھینکے گئے۔ یہ بالکل جھوٹی ہیں۔ اسوقت تک ضلع لاہور یا امرتسر میں کسی جگہ بم استعمال نہیں کئے گئے

مارشل لاء اب اضلاع لاہور اور امرتسر میں مارشل لا (فوجی قانون) اعلان کیا گیا ہے۔ اور خاص عدالتیں بنائی گئی ہیں۔ جو ایسے اشخاص کے خلاف مقدمات کی سماعت کے لئے جن پر کہ فسادات کے متعلق جرائم کا الزام لگایا گیا ہو۔ ان دونوں اضلاع میں سے ہر ایک کے صدر مقام میں بیٹھینگی۔ یہ عدالتیں قانون تحفظ ہند کے ماتحت عدالتوں کے نمونہ پر بنائی جائینگی۔

دیگر واقعات لاہور ۱۶ اپریل گذشتہ سرکاری اعلان کی اشاعت کے بعد صرف گجرات چوہڑکانہ اور قلعہ شیخوپورہ واقع لائلپور ریلوے لائن سے تازہ ہنگاموں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ گجرات میں ۱۴ اپریل کو دوکانیں بند ہو گئی تھیں ۱۵ کو ہنگامہ ہوا جس میں اسٹیشن تباہ کر دیا گیا۔ وہاں بھی کچھ نقصان پہنچا اور گوجرانوالہ کی طرف بھی جہلم سے فوج پہنچ گئی۔ اور ضروری تدابیر اختیار کر لیگئیں جہلم سے جو فوج آئی اس نے لالہ موسیٰ کے اسٹیشن کو بھی حملہ سے بچالیا۔ اور ایک ہندوستانی رسالہ کا دستہ وزیرآباد پہنچگیا۔ جسے سات سو سے لیکر ایکہزار آدمیوں تک کا مجمع دھمکی دے رہا تھا۔ چوہڑکانہ میں لائلپور ریلوے لائن توڑ دیگئی تھی۔ اور قلعہ شیخوپورہ کے اسٹیشن کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ مگر اب لائلپور سے سلسلہ رسل و رسائل بحال ہو گیا ہے

لاہور چھاؤنی سے باہر فوجی گراس فارم کے انبار جلا دیئے گئے

گوجرانوالہ سے آخری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں خاموشی ہے۔ اور دیسی سپاہی سٹیشن پر قابض ہیں دوسرے اضلاع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ عام طور پر قابل اطمینان ہیں۔ فیروزپور میں مقامی مجمع نے جس میں زیادہ تر نوجوان تھے۔ کچھ لوٹ لئے گئے مگر اب وہاں بھی خاموشی ہے۔ اور کسی ہنگامہ کا اندیشہ نہیں۔ بیساکھی کے میلہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔ اور اکثر دوکانیں کھلی ہیں ایک افواہ میں ہنگاموں کی یہ وجہ بتائی گئی ہے کہ دہلی۔ لاہور اور امرتسر والوں نے یہ فیصلہ کر دیا تھا۔ کہ جو شہر مقاومت مجہول میں شامل ہوگا اسکی ہنڈیاں تسلیم نہ کی جائینگی۔ ۱۵ اپریل کو ملتان میں خاموشی ہے۔ آس پاس کے اضلاع ڈیرہ غازیخان مظفرگڈھ میں حسب معمول کاروبار جاری ہے۔ اور جھنگ کی حالت بھی قابل اطمینان ہے۔

دہلی میں تمام بینک گورنمنٹ کے حکم سے بند کر دیئے گئے۔

بمبئی ۱۵ اپریل سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ورہاگام سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ سنیچر کے دن سرکاری خزانہ لوٹ لیا گیا۔ فوجیں مشتبہ مقامات پر بغرض انسداد بھیجی گئیں اور کہیں سے کسی ہنگامے کی اطلاع نہیں آئی

اشتہاری رقبہ ضلع گوجرانوالہ ملتان جالندھر کو بھی جناب نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے اشتہاری رقبہ قرار دیدیا ہے۔

کئی اضلاع کے متعلق سرکاری اعلان امرتسر۔ لاہور گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ کے اضلاع کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ کہ اگر اضلاع مذکورہ کے باشندوں یا اُن سے کسی طبقہ یا جماعت کی بداعمالی کی وجہ سے کوئی موت یا ضرب شدید یا جائداد کو نقصان یا ضرر پہنچی ہو یا پہنچائی گئی ہو تو اس شخص کے لئے جو اضلاع مذکورہ میں سے کسی ضلع کا باشندہ ہو۔ اور جس کا یہ دعویٰ ہو کہ اسکو ایسی بداعمالی سے ضرر پہنچا ہے۔ یہ جائز ہوگا۔ کہ وہ ضرر پہنچانے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر زیر دفعہ ۱۵۔ا (الف) ایکٹ پولیس سنہ ۱۸۶۱ء ضلع متعلقہ کے مجسٹریٹ کی عدالت میں معاوضہ کی درخواست کرے یہ اعلان ۶ ماہ کے عرصہ کے لئے نافذ العمل رہیگا۔

ہندوستان کی خبریں

مسٹر محمد علی و شوکت علی گورنمنٹ ہند کی رہائی سے انکار ہند نے اپنے تازہ احکام میں جو مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی کو بھیجے ہیں ان کی رہائی سے انکار کر دیا ہے۔

مسٹر مظہر الحق کا استعفٰی مسٹر مظہر الحق نے بھی قانون رولٹ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر امپیریل قانونی کونسل کی ممبری سے استعفٰی دیدیا ہے۔

پنجاب کے نئے لاٹصاحب سر ایڈورڈ میکلیگن پنجاب کے نئے لاٹصاحب معہ لیڈی میکلیگن ۲۲ تا ۲۴ اپریل تک بمبئی پہنچ جائیں گے۔ اور بمبئی سے سیدھے لاہور تشریف لے آئیں گے۔ جہاں ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء سے سر مائیکل اوڈوائر پنجاب کی لفٹنٹ گورنری کا چارج آپ کے حوالہ کریں گے۔

مسٹر گاندھی آزاد کر دیئے گئے۔ گذشتہ پرچہ میں مسٹر گاندھی کی گرفتاری کا حال لکھا جا چکا ہے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ان کو بمبئی احاطہ میں آزاد کر دیا ہے۔

مسٹر شکل کا استعفٰی - آنریبل مسٹر بی۔ ڈی شکل نے بھی امپیریل کونسل کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے